بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

روزنامہ — یوم۔شنبہ

ایڈیٹر — روشن دین تنویر

The Daily **ALFAZL** RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱ | ۲۰ ہجرت ۱۳۴۵ھش ۹ صفر ۱۳۸۶ھ ۲۰ مئی ۱۹۶۶ء | نمبر ۱۰۹

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ایمان ایک قوت ہے جو سچی شجاعت اور ہمت انسان کو عطا کرتا ہے

قوت ایمانی کا نمونہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زندگی میں نظر آتا ہے

"ایمان ایک قوت ہے جو سچی شجاعت اور ہمت انسان کو عطا کرتا ہے اس کا نمونہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زندگی میں نظر آتا ہے جب وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوئے تو وہ کونسی بات تھی جس نے یہ باور کرایا کہ اس طرح پر ایک بیکس ناتواں انسان کے ساتھ ہو جانے سے ہم کو ثواب ملے گا۔ ظاہری آنکھ تو اس کے سوا کچھ نہ دکھاتی تھی کہ اس ایک کے ساتھ ہونے سے ساری قوموں کو اپنا دشمن بنالیا ہے۔ جس کا نتیجہ صریح یہ معلوم ہوتا تھا کہ مصائب اور مشکلات کا ایک پہاڑ ٹوٹ پڑے گا اور وہ چکنا چور کر ڈالے گا۔ اسی طرح پر ہم منائع ہو جائیں گے مگر کوئی اور آنکھ بھی تھی جس نے ان مصائب اور مشکلات کو ہیچ سمجھا تھا اور اس راہ میں مرجانا اس کی راہ میں ایک راحت اور سرور کا موجب تھا۔ اس نے وہ کچھ دیکھا تھا جو ان ظاہر بین آنکھوں کے نظارہ سے نہاں در نہاں اور بہت ہی دور تھا وہ ایمانی آنکھ تھی اور ایمانی قوت تھی جو ان ساری تکلیفوں اور دکھوں کو بالکل ہیچ دکھاتی تھی۔ آخر ایمان ہی غالب آیا اور ایمان نے وہ کرشمہ دکھایا کہ جس پر ہنستے تھے جس کو ناتواں اور بےکس کہتے تھے اس نے اس ایمان کے ذریعہ ان کو کہاں پہنچا دیا۔ وہ ثواب اور اجر جو پہلے مخفی تھا پھر ایسا آشکارا ہوا کہ اس کو دنیا نے دیکھا اور محسوس کیا کہ ہاں یہ اسی کا ثمرہ ہے۔ ایمان کی بدولت وہ جماعت صحابہؓ کی نہ تھکی اور نہ ماندہ ہوئی بلکہ قوتِ ایمانی کی تحریک سے بڑے بڑے عظیم الشان کام کر دکھائے اور پھر بھی کہا تو یہی کہا کہ جو حق کرنے کا تھا نہیں کیا۔ ایمان نے ان کو وہ قوت عطا کی کہ اللہ تعالےٰ کی راہ میں سر کا دینا اور جانوں کا قربان کر دینا ایک ادنےٰ سی بات تھی اور اہل اسلام پر جبکہ ابھی کوئی بین نتائج نظر نہ آتے تھے۔ دیکھو کس قدر مسلمانوں نے دشمنوں کے ہاتھوں سے کیسی کیسی تکلیفیں اور مصیبتیں محض لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے بدلے برداشت کیں۔"

(ملفوظات جلد دوم ص ۱۵۱–۱۵۲)

اخبار احمدیہ

— ۰ ربوہ ۱۹ مئی بمبینہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

— ۰ ربوہ ۱۹ مئی۔ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ اگرچہ پہلے کی نسبت معمولی سا افاقہ ہے۔ تاہم زخم والی ٹانگ میں کھچاؤ اور درد کی تکلیف بدستور ہے۔ اور کمزوری بھی ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین۔

— ۰ وصولی چندہ وقف جدید میں کافی کمی آگئی ہے۔ امراء مقامی و صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ اپنے حسابات کا جائزہ لیں اور ایسا انتظام فرمائیں۔ کہ ساتھ ساتھ وصولی ہوتی جائے اور بقایا نہ ہونے پائے جس قدر رقم وصول ہو چکی ہے چندہ کے ہمراہ مرکز میں بھجوا دی جائے۔ فجزا کم اللہ احسن الجزاء

(ناظم مال وقف جدید)

— ۰ فصل کی کٹائی وغیرہ قریباً ختم ہو چکی ہے۔ دیہاتی مجالس کے قائدین سے گزارش ہے کہ وہ اس موقعہ پر تمام خدام و اطفال سے پورے سال کا چندہ مجلس اور سالانہ اجتماع وصول کریں اور کوشش کریں کہ کوئی بھی بقایادار نہ رہے۔ (قائد ضلع سرگودھا)

— ۰ جیسا کہ بذریعہ سرکلر مجالس کو اطلاع کی جا چکی ہے۔ مجالس اپنے اراکین کی فہرست مع کوائف جلد از جلد مرکز میں بھجوا دیں۔

(مہتمم تجنید خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

— ۰ مکرم مولوی عبدالرشید صاحب ارشد مربی مردان کی اہلیہ وہاں شدید بیمار ہیں۔ اور کمزور بہت ہو گئی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

جلسہ تقسیم اسناد و انعامات

تعلیم الاسلام کالج کا جلسہ تقسیم اسناد و انعامات (کانووکیشن) بروز اتوار ۲۲ مئی ۱۹۶۶ء صبح نو بجے کالج ہال میں منعقد ہو رہا ہے۔ کالج سے ۱۹۶۶ء میں بی۔ اے / بی۔ ایس سی / ایم اے کی ڈگری حاصل کرنے والے طلباء مجوزہ لباس کے ساتھ ۲۰ مئی کی شام تک ریہرسل کے لئے ربوہ پہنچ جائیں۔ گاؤن اور ہڈ کرایہ پر کالج کے دفتر سے مل سکیں گے۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۰ مئی ۶۷ء

مسئلۂ آمدِ مسیح اور اس کا حل

احادیث نبویہ میں الامام المھدی اور مسیح موعود کی پیشگوئیاں موجود ہیں ایسے زمانے میں جب مسلمانوں پر ہر طرف سے زوال امڈ کر آرہا تھا۔ جب دین و دنیا دونوں میں مسلمان اپنی ہر طرح کی کمزوری اور نکبت محسوس کر رہے تھے۔ یہاں تک کہ ہندوستان میں سلطنت کے جو ٹمٹماتے سے چراغ کا رہا سہا سہارا تھا وہ بھی گل ہوچکا تھا۔ اور ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا ہوگیا تھا تو طبعاً مسلمانوں کے خیالات ان پیشگوئیوں کی طرف راجع ہوئے جو الامام المھدی اور مسیح موعود کے متعلق موجود تھیں۔ چنانچہ اکثر بڑے بڑے علماء نے ان کا چرچا کیا اور قیامت کی نشانیوں میں خاص کر ان مردانِ حق کی آمد کو جو تعلق بیان کیا جاتا تھا۔ اس کی وجہ سے علماء حضرات مسلمانوں کی ڈھارس بندھانے کے لئے کثرت سے ان روایات کا ذکر کرنے لگے تھے۔ ایسے وقت میں بہت سے لوگوں نے غلطی سے یا عمداً الامام المھدی ہونے کے دعوے کئے۔ چنانچہ سوڈان میں ایک مہدی نے ظہور کیا۔ خود ہندوستان میں کئی لوگوں نے مجدد وقت حضرت سید احمد بریلوی علیہ الرحمۃ کو الامام المھدی قرار دینے کی کوشش کی۔ اگرچہ آپ نے خود اس کا کبھی دعویٰ نہ کیا۔ چونکہ الامام المھدی کا جو تصور مسلمانوں میں پیدا ہوگیا تھا وہ ایک ایسے امام کا تھا جو فوجی کارروائی سے از سرنو مسلمانوں کو تمام دنیا کی سلطنت دلائے گا۔ اس لئے جب حضرت سید احمد بریلوی علیہ الرحمۃ نے پنجاب میں سکھوں کی مسلمانوں پر ستم رانیوں کے خلاف جہاد کیا۔ تو کم از کم ہندوستان کے اکثر مسلمانوں میں یہ توقع پیدا ہوگئی کہ یہی وہ الامام المھدی ہوں گے۔ آپ کی شہادت کے بعد بھی بہت سے آپ کے مرید یہ عقیدہ رکھتے رہے ہیں۔ کہ آپ غیب ہوگئے ہیں اور کچھ عرصہ کے بعد پھر ظہور کریں گے۔

اگرچہ کئی اہل علم حضرات نے آپ کی بعثت کے صحیح اغراض و مقاصد کا صحیح اندازہ بھی لگایا۔ اور آپ کے ساتھ کام بھی کیا۔ مگر علماء کا ایک فریق جو ظاہر پرست تھا آپ کے خلاف ہوگیا۔ آپ کی بعثت کی اصل غرض تو اپنے زمانے کے لحاظ سے احیائے اسلام تھا اور اس میں آپ کامیاب ہوئے مگر سواد اعظم جو بری طرح عملے سو کے زیر اثر بدعات میں گرفتار ہوچکا تھا۔ وہ ایسا امام چاہتے تھے جو بزور شمشیر ان کو چھینی ہوئی سلطنت واپس دلادے۔ یہ غلطی عوام ہی کو نہیں لگی بلکہ بڑے بڑے اہل علم حضرات آج بھی اس غلطی میں مبتلا چلے آتے ہیں۔ چنانچہ مودودی صاحب نے بھی جو الامام المھدی کا نقشہ کھینچا ہے۔ وہ عوام کے نقشہ کی کاربن کاپی ہے۔ البتہ مودودی صاحب نے پرانے ہتھیاروں کی بجائے نئے ہتھیاروں سے الامام المھدی کو لیس کیا ہے اور لکھا ہے کہ وہ جدیدوں کا جدید ہوگا۔ قدیم اور جدید علوم میں مہارت تامہ رکھتا ہوگا۔ وغیرہ وغیرہ۔ تقریباً اسی قسم کے خیالات مسیح موعود کے متعلق بھی تھے۔ اور احادیث کے ظاہری الفاظ کو لے کر ایسے امام سے یہ توقع کی جاتی تھی کہ وہ تلوار سے عیسائیوں اور یہودیوں کو فتح کرے گا۔ اور دجال کو قتل کرے گا۔

مغربی علوم کے زیر اثر جو تحریک سر سید احمد مرحوم کی زیر قیادت اٹھی۔ اس تحریک کے موجدوں نے اس خیال سے کہ کسی آنے والے کے خیال نے مسلمانوں کو بےعمل بنادیا ہے۔ امام المھدی اور مسیح موعود دونوں کی آمد کا انکار کردیا۔ اور کہا کہ ایسا کوئی شخص آنے والا نہیں۔ اس طرح انہوں نے ان احادیث کو جن میں الامام المھدی کے ظہور اور مسیح موعود کی آمد ثانی کا ذکر تھا سرے سے موضوع قرار دیا۔ اس کا قدرتاً اثر یہ ہوا کہ جس مایوسی اور قنوطیت کے سمندر میں مسلمان ڈوبے ہوئے تھے۔ اس پر ایک اور تہ چڑھ گئی۔ ان لوگوں نے اپنی دانست میں اچھا ہی کیا مگر اس سے یہ ایک بڑی خرابی پیدا ہوگئی کہ موضوع اور احادیث کے ساتھ صحیح احادیث بھی مشکوک ہوگئیں۔ اور یہ ایسی بات تھی جس کو بعض اہل علم حضرات برداشت نہیں کرسکتے تھے۔ چنانچہ جب علامہ اقبال مرحوم نے اپنے ایک مضمون میں مسیح موعود کی آمد کا انکار کیا، تو لاہور کے اہل علم حضرات کا ایک وفد آپ کے پاس پہنچا۔ جس کے سامنے علامہ مرحوم کو کہنا پڑا کہ اس نے مسیح موعود کی آمد کا انکار نہیں کیا۔

نوتعلیم یافتگان کے انکار اور اہل علم حضرات کے اصرار نے ایک نہایت عجیب الجھن پیدا کردی۔ بات یہ ہے کہ نوتعلیم یافتہ یہ ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں کہ ایک انسان بجسد عنصری آسمان پر چڑھ گیا۔ اور آج تک وہاں اس انتظار میں بیٹھا ہے کہ کب حکم ہو اور وہ زمین پر دوبارہ نازل ہو۔ چونکہ قرآن کریم اور احادیث کے رو سے بھی یہ صحیح نہیں ہے، اس لئے یہ لوگ حضرت عیسےٰ ابن مریم کی وفات کے قائل ہیں۔ مگر ایسی صحیح احادیث فی الواقعہ موجود ہیں۔ جن میں ایک مسیح ابن مریم کی آمد کی صاف صاف پیشگوئیاں موجود ہیں۔ اہل عقل نے تو اس کا علاج یہ کیا کہ ایسی احادیث کی صحت کا ہی انکار کردیا اور ان کو موضوع قرار دے ڈالا۔ دوسری طرف اہل علم حضرات ان احادیث کے ظاہر معنی لے کر اس بات پر مصر ہیں کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر موجود ہیں۔ اور وہی حضرت عیسےٰ علیہ السلام جنہوں نے بنی اسرائیل کے نبی کے طور پر آج سے دو ہزار سال پہلے ظہور کیا تھا۔ پھر زمین پر نازل ہوکر مسلمانوں کی مدد کریں گے، اور صلیب کو توڑیں گے اور خنزیروں کو قتل کریں گے حالانکہ جیسا کہ کہا گیا ہے۔ قرآن و احادیث میں آپ کے زندہ آسمان پر چڑھنے اور پھر زمین پر نازل ہونے کا کوئی ذکر نہیں ہے جو لوگ اس عقیدہ کے قائل ہیں۔ وہ محض قیاس آرائیوں سے اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں۔

یہ سخت الجھن ہے جو اس معاملہ میں پیدا ہوگئی ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے الٰہی راہ نمائی میں اس الجھن کو اس طرح دور فرمایا ہے کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام واقعی وفات پاچکے ہیں۔ مگر احادیث میں جس مسیح کی آمد کا ذکر ہے۔ وہ امت محمدیہ کا ایک فرد ہے جو حضرت عیسیٰ ناصری علیہ السلام کی خو بو کے ساتھ آکر مسلمانوں کے لئے وہی کام کرے گا۔ جو حضرت عیسیٰ ناصری علیہ السلام نے بنی اسرائیل کے لئے محدود پیمانہ پر کیا تھا۔ آپ نے اپنے نظریہ کے لئے نہ صرف قرآن کریم اور صحف قدیم۔ اناجیل تاریخ احادیث اور اقوال ائمہ سے ہی وفات مسیح ثابت کی بلکہ آپ نے نہایت تحدی سے یہ دعوےٰ بھی فرمایا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے بذریعہ وحی آپ کو یہ خبر دی ہے۔ کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام وفات پاچکے ہیں، اور آپ خود ان کی خو بو پر مبعوث ہوئے ہیں۔ پھر آپ نے تحقیقات کرکے کشمیر سری نگر کے محلہ خانیار میں آپ کی قبر کی نشاندہی بھی فرمائی ہے۔

آپ کے اس عظیم الشان کام کا نتیجہ صرف یہ نہیں ہوا کہ مسلمان حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی وفات و حیات کے مسئلہ کی الجھن سے بچ جاتے ہیں۔ اور اس مایوسی اور قنوطیت کے ورطہ سے نکل آتے ہیں۔ جس میں وہ پڑ گئے ہوئے تھے۔ بلکہ اس سے آپ نے ایک ایسا ہتھیار مسلمانوں کے ہاتھ میں دے دیا ہے۔ کہ جس سے کسر صلیب اور قتل خنزیر آسان ہوگئے ہیں۔ چنانچہ جماعت احمدیہ اس ہتھیار کو لے کر دنیا پر چھائے ہوئے ہیں۔ مسیحی مشنوں کی دھجیاں ہر ملک میں فضائے آسمانی میں بکھیر رہے ہیں۔ اور مسیحی دنیا اس کاری ہتھیار کے حملہ سے چیخ اٹھی ہے۔ اور نہ صرف عیسائیت کو چھوڑ رہی ہے۔ بلکہ بہت سے پادری اور مغربی اہل علم لوگ خود کلیسا کی بنیادوں پر کلہاڑیاں چلا رہے ہیں۔ اور خود عیسائی یورپ اور امریکہ میں ایسی شخصیتیں پیدا ہوری ہیں۔ جو یسوع مسیح کی وفات کے قائل ہوتے جارہے ہیں۔

حقیقی خوشی

اللہ تعالےٰ کے دین کی خدمت کرنے سے انسان کو حقیقی خوشی اور راحت ہوتی ہے۔ آپ الفضل ایسے خالص مذہبی اخبار کی اشاعت بڑھا کر بھی دین کی خدمت کرسکتے ہیں۔ اور حقیقی خوشی اور راحت کے وارث بن سکتے ہیں۔ (مینیجر الفضل)

خطبۂ نکاح

خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِہٖ

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز)

۲۷؍اپریل ۶۷ء کو بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل دو نکاحوں کا اعلان فرمایا:۔

(۱) عزیزہ نعیمہ بیگم صاحبہ بنت مکرم چوہدری عبدالحمید صاحب درویش قادیان ہمراہ مکرم چوہدری عبدالرحمان صاحب پسر مکرم چوہدری محمد شریف صاحب کوٹ تیغیان ضلع سیالکوٹ بعوض مبلغ تین ہزار روپیہ مہر۔

(۲) عزیزہ منیرہ کشور صاحبہ بنت مکرم قاضی حسن محمد صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ ہمراہ مکرم چوہدری رحمت اللہ خاں صاحب پسر مکرم چوہدری عبدالرحمان خاں صاحب عزیز آباد کراچی بعوض مبلغ تین ہزار روپیہ مہر۔

اس موقع پر حضور نے جو خطبہ ارشاد فرمایا اس کا متن ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

(خاکسار سلطان احمد پیرکوٹی رکن شعبہ زود نویسی)

خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ نے جہاں خیر اُمّت سے

بہت سی نعمتوں کے وعدے

کئے ہیں وہاں اسے بہت سی ذمّہ داریوں کا اہل قرار دیتے ہوئے دو اہم ذمّہ داریاں اس پر ڈالی ہیں ان میں سے ایک اہم ذمّہ داری یہ ہے کہ

خیرکم خیرکم لاھلہٖ

خاوند پر بہت بھاری ذمّہ داری اس بات کی ہے کہ وہ اپنی بیوی سے حسنِ سلوک کرے اور بیوی سے حسنِ سلوک کے اندر ہی اس کے رشتہ داروں کے ساتھ حسنِ سلوک بھی آجاتا ہے۔ پس فرمایا کہ تم افرادِ خیرِ اُمّت اسی صورت میں ہو سکتے ہو جب علاوہ اَور بہت سی ذمّہ داریوں کے تم اس ذمّہ داری کو بھی نباہنے والے بنو کہ

تم اپنے اہل کے لئے خیر بنو

تم اس سے اچھا سلوک کرنے والے اور اس کی بہتری کا خیال رکھنے والے بنو اور تمہارے اس حسنِ سلوک کے نتیجہ میں بھلائی کی فضا پیدا ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی ذمّہ داریاں نباہنے والا بنائے۔

ضروری اعلان

جلسہ ہائے یومِ خلافت میں (جو ۲۸؍مئی کو منعقد کئے جا رہے ہیں) تقاریر کرنے کے لئے جو موضوع مقرر کئے گئے ہیں ان میں سے ایک موضوع "خلیفۂ وقت کی تحریکات" بھی ہے۔ اس موضوع پر الفضل مؤرخہ ۱۸؍مئی میں ایک مضمون شائع ہو چکا ہے۔ احباب جلسوں میں تقاریر کے لئے اس مضمون سے استفادہ فرمائیں۔ بقیہ موضوعات پر الفضل کے خلافت نمبر میں مضامین شائع کئے جا رہے ہیں۔

بچّہ کی پیدائش اور احکامِ مسنونہ

(مکرّم یوسف سلیم صاحب شاھد۔ ایم۔اے۔ ربوہ)

اسلام دینِ فطرت ہے اس لئے اسنے وہ تمام احکام مجملاً اور تفصیلاً بیان کر دئے ہیں جو مہد سے لحد تک انسانی زندگی کے ہر مرحلہ پر رہنمائی کرتے ہیں اِس وقت مجھے بچہ کی ولادت سے متعلقہ احکام کی وضاحت کرنی ہے۔ ولادت اور بچّہ کو نہلانے کے بعد سب سے پہلا حکم اس کے کان میں اذان دینے کا ہے کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ سے ثابت ہے کہ بچہ کی پیدائش پر سب سے پہلے اس کے کان میں اذان دی جائے۔

"عن عبید اللہ بن ابی رافع عن ابیہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذن فی اذن الحسن بن علی حین ولدتہ فاطمۃ بالصلوٰۃ۔"

(ترمذی باب الاذان فی اذن المولود $\frac{۱۸۳}{۱}$)

اذان کا طریق بعض ائمہ سلف نے یہ بتایا ہے کہ دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ بچّہ کے کان میں اذان دینے کی یہ حکمت ہے کہ:۔

"اس وقت کے الفاظ کان میں پڑے ہوئے انسان کے اخلاق وحالات پر ایک اثر رکھتے ہیں۔ لہذا یہ رسم اچھی ہے۔"

(بدر ۲۸۔ مارچ ۱۹۰۷ء)

اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔

"جو آواز بچّہ کے کان میں پہلے پڑتی ہے اُس کا اثر دماغ میں منتقل ہو جاتا ہے۔ چنانچہ موجودہ زمانہ کی سائنس اور طب کی رو سے مرض یقظۃ النومی سے ایسا ہی ثابت ہوتا ہے کہ جرمن زبان کے لیکچرز (خطبات) بعض ایسے آدمیوں نے پورے پڑھ کر ادا کئے ہیں جن کو زبان کی کوئی واقفیت نہ تھی۔ جب وہ اپنی ماں کی گود میں تھے تو انہوں نے اپنی ماں کی زبان سے سُنے اور ایسا ہی جوانی کے زمانے میں ادا کر دئے۔ بچّہ کے کان میں اذان دینا حدیث سے ثابت ہے۔۔۔۔۔۔ مسند ابو یعلیٰ موصلی میں حضرت حسن سے مروی ہے کہ جس کے ہاں بچہ پیدا ہو تو وہ اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں تکبیر کہے اور نووی نے لکھا ہے کہ بچّہ کے کان میں انی اعیذھا بک وذریتھا من الشیطان الرّجیم" کہنا مستحب ہے۔

(مجموعہ فتاویٰ احمدیہ جلد اوّل صفحہ ۵۰-۵۱)

دوسرے بچہ کی پیدائش کے ساتویں روز

(۱) بچہ کا نام رکھا جائے۔

(۲) سر کے بال اُترواکر ان کے برابر سونا یا چاندی صدقہ دیا جائے۔

(۳) لڑکا ہو تو اس کا ختنہ کرا لیا جائے۔ اس موقع پر خوشی کے رنگ میں شیرینی وغیرہ تقسیم کرنا ممنوع نہیں۔ یہ ایک خوشی کا اظہار ہے البتہ بیلیں ڈالنا اگر تعاون علی البر کی شکل میں ہو تو حرج نہیں اور اگر رسم و رواج کا رنگ ہو تو ناجائز ہے۔

(۴) لڑکا ہو تو دو بکرے اور لڑکی ہو تو ایک بکرا بطور عقیقہ ذبح کیا جائے عقیقہ کے اصل لغوی معنوں میں چیرنے اور کاٹنے کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ اصطلاحاً اس کے معنے نومولود بچہ کے بال اُتروانا اور اس موقع پر بچہ کی طرف سے جانور ذبح کرنے کے ہیں۔ لغوی اور اصطلاحی معنوں میں مناسبت ظاہر ہے۔ کیونکہ اس موقع پر پیارے بچّہ کے بال کاٹے جاتے ہیں اور پسندیدہ جانور کا گلا۔ (نیل الاوطار $\frac{۱۳۲}{۵}$)

حدیث کے الفاظ یہ ہیں:۔

(۱) عن سمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الغلام مرتھن بعقیقتہ یذبح عنہ یوم السابع ویسمّی ویحلق راسہ۔

(۲) عن علی ابن ابی طالب قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (عند ولادۃ الحسن) یا فاطمۃ احلقی راسہٗ وتصدّقی

یزنة شعره فضة ...."

(۳) عن عائشة ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم امرھم عن الغلام شاتان مکافئتان وعن الجاریة شاة۔"

(ترمذی باب ماجاء فی العقیقة ۱۸۳/۱)

(۴) طبرانی کی یہ حدیث بھی ہے:-

"من السنّة فی الصبی یوم السابع یسمی ویختن ..... ویعق عنہ ویحلق رأسہ ... ویتصدق بوزن شعر رأسہ ذھباً او فضة۔"

(بحوالہ نیل الاوطار ۱۳۴/۵)

عقیقہ سنّت اور موجبِ برکت ہے۔ عقیقہ میں بہتر یہ ہے کہ لڑکی کے لئے ایک بکرا اور لڑکے کے لئے دو بکرے اکٹھے ذبح کئے جائیں۔ اگر کوئی عذر نہ ہو تو جس گھر میں بچہ پیدا ہوا ہو اسی میں ذبح کئے جائیں۔ اگر دو کی جگہ ایک بکرا میسر ہو تو بھی جائز ہے (ترمذی و سنن ابی داؤد) گو مسنون طریق بکرے یا دُنبے ذبح کرنے کا ہے تاہم اگر انسان اقتصادی طور پر بکرے خرید کر عقیقہ کرنے کا متحمل نہ ہو تو مسئلہ قاعدہ تک سات بچوں کی طرف سے گائے یا اونٹ ذبح کرنا بھی جائز ہے۔ سابقہ علماء نے بھی قیاساً اس مسلک کو صحیح قرار دیا ہے (نیل الاوطار ۱۳۸/۵) عقیقہ میں یہ شرط بھی نہیں کہ ذبح کیا جانے والا جانور قربانی کے جانور سے کم عمر کا نہ ہو۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ اچھا خاصا لگتا ہو یہ نہ ہو کہ بالکل بچہ پکڑ کر ذبح کر دیا جائے۔ حدیث میں "شاة" کا لفظ آیا ہے جس کا اطلاق بھیڑ بکری دُنبہ وغیرہ پر ہوتا ہے۔

اگر کسی وجہ سے ساتویں روز عقیقہ نہ کیا جاسکے تو اگرچہ اصل مسنون وقت جاتا رہا لیکن جواز کے لحاظ سے چودھویں یا اکیسویں دن بھی درست ہے (نیل الاوطار ۱۳۳/۵) بعض کہتے ہیں کہ ساتویں دن کے بعد دنوں۔ مہینوں یا سالوں کے لحاظ سے جو ہندسہ سات پر تقسیم ہو جائے اس کے مطابق اہتمام کرنا زیادہ مستحسن ہے بہرحال اصل سنّت کا وقت تو گزر گیا اب تو صرف ایک رنگ تدارک کا ہے جس میں ثواب کی توقع کی جاسکتی ہے۔

عقیقہ کے جانور کا گوشت خود بھی کھایا جا سکتا ہے اور دوست و احباب کو بھی دیا جاسکتا ہے۔ پکا کر دعوت بھی کی جاسکتی ہے۔ البتہ غرباء کا حصہ ضرور نکالا جائے۔ غرباء کے لئے عقیقہ کے خرچ کی رقم دارالضیافت میں بھجوا دی جائے تو یہ بھی جائز ہے +

حضرت سیّد زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کی یاد میں

(مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب)

اِک اور بزمِ یار کا گُل ہو گیا چراغ
اِس قلبِ ناتواں پہ لگا ایک اور داغ

محمود کا جری تھا جو رخصت ہوا ہے آج
اللہ کا اِک ولی تھا جو رخصت ہوا ہے آج

تجھ کو بھلا سکے گی نہ کشمیر کی زمیں
جس کا تُو شہسوار تھا اے "زین العابدیں"

نازاں تری زبان پہ تھی اُمّ الالسنہ
عارف بنا گیا تجھے اِک شوقِ بے پنہ

پروانۂ خلافتِ حقّہ رہا مدام
تھے دینِ مصطفےٰ کے لئے تیرے صُبح و شام

تُو یادگارِ عہدِ مسیح الزماں تھا
فضلِ عمر کی بزم کا اِک رازداں تھا

ہم پر بہت گراں ہے اگرچہ تری وفات
لیکن مسیحِ وقت کی یاد آگئی ہے بات

"جو مر گئے انہی کے نصیبوں میں ہے حیات
اس راہ میں زندگی نہیں ملتی بجز ممات"

اے جانیوالے جا ترا فردوس ہو مقام
تجھ پر خدا کی رحمتیں افشاں رہیں مدام

جماعتِ احمدیّہ کے خصوصی عقائد اور ان کی افادیت

(قسط ۳)

(مکرم مولانا عبدالمالک خانصاحب مربّی سلسلہ احمدیّہ مقیم کراچی)

جماعت احمدیہ عقیدہ رکھتی ہے کہ آخری زمانہ میں جس مصلح ربانی کی آمد قرآن کریم اور احادیثِ صحیحہ میں دی گئی تھی اس کے ظہور کا یہی وقت تھا اور وہ سب پیشگوئیاں ظہور میں آگئیں۔ مثلاً قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وعد اللّٰہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم

یعنی خدا تعالیٰ نے ان لوگوں سے جو ایمان دار اور اعمالِ صالحہ بجالانے والے ہیں وعدہ فرمایا ہے کہ ان کو زمین میں خلیفہ بنائے گا ان ہی خلفاء کے مانند جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں۔

اس آیت میں پہلے خلیفوں سے مُراد بنی اسرائیل کے خلفاء ہیں جن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام تیرھویں خلیفہ تھے اور جو امت بنی اسرائیل میں مسیح موعود تھے۔ لفظ "کما" سے جو آیت استخلاف میں مذکور ہے امتِ محمدیہ کے خلفاء کی مماثلت بنی اسرائیل کے خلفاء سے لازم ٹھہراتی ہے اس لئے ضروری ہے کہ امتِ محمدیہ میں بھی تیرھواں خلیفہ مسیح موعود ہو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ حضرت جابر بن سمرۃ سے روایت ہے کہ آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سُنا کہ اسلام میں بارہ خلفاء قریش سے ہوں گے۔

(مشکوٰۃ باب مناقب قریش)

نیز آپ نے فرمایا:-

"وہ امّت کس طرح ہلاک ہو سکتی ہے جس کے شروع میں میرا وجود ہے اور اس کے آخر میں مسیح موعود ہے۔"

(مشکوٰۃ باب ثواب ھذہ الامة)

مسیح موعود ان بارہ خلفاء کے علاوہ تیرھواں خلیفہ ہے جو غلبہ نصرانیت کے وقت کسرِ صلیب کے لئے ظہور پذیر ہونا تھا جس کے ظہور کا وقت احادیث سے چودھویں صدی کا شروع قرار دیا گیا۔ چنانچہ نواب صدیق حسن خان صاحب نے لکھا:-

"چودھویں صدی کے شروع ہونے میں دس سال باقی ہیں۔ اگر مہدی و مسیح کا ظہور عمل میں آیا تو وہ اسی صدی کے مجدّد ہوں گے۔"

یہ عظیم الشان پیشگوئی بھی اس صدی کے سر پر مع دوسری بے شمار پیشگوئیوں کے جو بطور علامات ظہورِ مسیح و مہدی قرار دی گئی تھیں پوری ہو گئیں۔ اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے فرمایا کہ آپ اس پیشگوئی کے مصداق ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں:-

"مَیں نے پہلے بھی اس اقرار مفصلہ ذیل کو اپنی کتابوں میں قسم کے ساتھ لوگوں پر ظاہر کیا ہے اور ایک دفعہ اب بھی اس پرچہ میں اس خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر لکھتا ہوں جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ مَیں وہی مسیح موعود ہوں جس کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے احادیثِ صحیحہ میں خبر دی ہے جو صحیح بخاری اور مسلم اور دوسری صحاح میں درج ہیں۔ وکفٰی باللّٰہ شہیدا۔"

(از قلم مرزا غلام احمد عفا اللہ عنہ وایدہ ۱۷ اگست ۱۸۹۹ء)

حضرت اقدس کے اس دعوے سے یقینی طور پر خدا تعالیٰ نے ثابت کر دیا کہ وہ تمام پیشگوئیاں جو قرآن و حدیث میں مذکور تھیں منجانب اللہ تھیں۔ اور ان تمام پیشگوئیوں کا ظہور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے تازہ بتازہ نشانات ہیں جن کا ظہور اقوامِ عالم پر اسلامی حجت کے قیام کے لئے ظہور میں آیا۔ اگر فرض کیا جاوے کہ چودھویں صدی کے سر پر باوجود غلبہ نصرانیت کوئی مسیح موعود کسرِ صلیب کے لئے نہ آیا تو یہ نعوذ باللہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ ہمارے پیارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی کئی پیشگوئیاں خطا گئیں جس کے تصور سے ہی مسلمان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ معاذ اللہ۔ پس درست یہی ہے کہ یہ زمانہ بڑی خوبیوں کا زمانہ ہے جس میں اسلام کی صداقت اس کے غلبہ اور حجت کے اظہار کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پُر شوکت پیشگوئیوں کا ظہور ہوا اور اسلام کی اشاعت کے لئے وہ مسیح موعود خادم رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا جس کا آنا اسلامی پیشگوئیوں کے ماتحت ضروری تھا اور اب اس کے ذریعہ یہ دیکھنے میں آرہا ہے کہ تمام دنیا میں اسلام اپنی خوبیوں۔ اعلےٰ تعلیمات کے ماتحت اکنافِ عالم میں پھیل رہا ہے اور دجالیت کا دھواں طلسم بن کر اُڑتا نظر آرہا ہے۔

پس جماعتِ احمدیہ کے عقائد قرآن اور حدیث و بزرگانِ امّت کے ارشادات کے عین مطابق اور غلبۂ اسلام کے لئے مفید تر ہیں +

میری دادی جان مرحومہ

مکرم ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب پی ۔ ایچ ۔ ڈی ربوہ

نام عائشہ کام شفقت علی خلق اللہ نجیب الطرفین ۔ شریف النفس خاموش طبع ۔ "السکوت سلامۃ" کی مصداق ۔ نوے برس کی طویل عمر پائی ۔ مگر زبان و دہن کو کسی کی عیب جوئی یا آزار دہی سے آلودہ نہ کیا ۔ بلکہ اپنی عمر عزیز کو ہر ایک کی ہمدردی اور غمخواری کے لئے وقف رکھا ۔ ان کی شفقت کا سایہ اپنے اور غیر پر ہمیشہ برابر ممتد رہا ۔ وہ گھر میں ہوتیں اور پچھلے دو سال سے تو وہ کمزوری کے سبب ہمیشہ گھر ہی میں رہتیں تو ان کی موجودگی کا بعض دفعہ احساس بھی نہ ہوتا مگر چند گھنٹوں کے لئے ابا جان یا کسی اور عزیز کے ہاں چلی جاتیں تو یوں محسوس ہوتا جیسے گھر سنسان ہے ۔ وہ آجاتیں تو سب رونقیں لوٹ آتیں ۔ ان کا وجود گھر میں اس طرح تھا جس طرح پھول میں خوشبو

حیاء ایمان کا جزو ہے اور وہ مجسم حیاء تھیں اس عمر اور بیماری کے باوصف کبھی وہ پردہ سر سے نہ اترتا اپنے کمرے سے غسلخانہ جاتے ہوئے بھی سر کو دوپٹے سے لپیٹ لیتیں ۔ چلنا دوبھر تھا سنبھال نہ سکتیں مگر ننگے سر رہنا منظور نہ تھا ۔ قادیان کی بات ہے ۔ اس وقت اماں جان کی عمر قریباً ستر سال ہو گی ۔ ان کے بھائی عبدالکریم خان مرحوم لاہور سے انہیں ملنے کے لئے آئے وہ دروازہ کھٹکھٹا کر اندر آگئے ۔ اماں جان نے آہٹ سنتے ہی گھونگھٹ نکال لیا کہ خدا جانے کون ہے وہ کھڑے مسکراتے رہے آخر کہا کہ میں عبدالکریم آپکا بھائی ہوں تب اماں جان نے نظر اونچی کی ۔ اللہ اللہ یہ حیاء ۔ یہ غضِ بصر آپ ایسی عفیفہ ہی کا حصہ تھا ۔ کینے اور بغض سے ناآشنا تھیں خیر خواہی و ہمدردی خلائق انکا پیشہ تھا ۔ جو خاتون غیروں پر اس قدر شفیق تھیں ان کا سلوک اپنی اولاد سے کیا ہوگا ؟ افسوس ۲۷ اپریل بروز جمعرات بوقت چھ بجے صبح یہ دریائے محبت بظاہر ہمیں اپنی شفقت سے محروم کرکے بحرِ ازل میں مدغم ہو گیا ۔ ویبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام

ابتدائی حالت

قریباً ایک صدی پیشتر موضع جستروال تحصیل اجنالہ ضلع امرتسر کے ایک معزز پٹھان گھرانے میں آپ نے آنکھ کھولی ۔ آپ کے والد ماجد حضرت محمد خانصاحب اپنے خاندان کے سردار اور علاقہ کے رئیس ذیلدار بھی تھے تحریک ۔ احمدیت کے ابتدائی مخلصین میں سے تھے ۔ نیک متقی ۔ احکام شریعت کے پابند اور خدا ترس انسان تھے سنجیدہ مزاج اور پُر اثر شخصیت کے مالک ۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کی ان نیکیوں کو نوازا اور امام وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پہچاننے کی توفیق دی ۔ امام کے لئے ادب کا یہ عالم تھا کہ جستروال سے قادیان تک کا راستہ پا پیادہ طے کیا اور حاضر ہو کر اپنی عقیدت کے پھول نچھاور کئے اہلحدیث کی شاخ کو احمدیت کا پیوند لگا ۔ نورٌ علیٰ نور ۔ گھر میں شریعت کی ظاہری پابندی کے ساتھ دل کا گداز اور روح کی پاکیزگی در آئی ۔ اس پاکیزہ ماحول میں ہماری دادی جان نے اپنا بچپن گذارا

شادی اور بیوگی

غالباً سترہ اٹھارہ برس کی عمر میں ہمارے دادا محمد ابراہیم خانصاحب جو قصبہ ویرووال افغاناں ضلع امرتسر کے حاکم خاندان کے ایک فرد تھے کے عقد میں آئیں ۔ اس سے قبل ان کی پھوپھی بھی اسی خاندان میں بیاہی گئی تھیں اپنے والد ماجد کی بدولت دادی جان کو بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بیعت کا شرف حاصل ہوا ۔ بعد میں ہمارے دادا جان بھی کہ وہ بھی اہلحدیث تھے ۔ حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت سے مشرف ہوئے ۔ مگر عمر نے وفا نہ کی اور بیعت کے قریباً دو سال بعد نوجوانی کے عالم میں داعی اجل کو لبیک کہا ۔ آپ کی وفات ۱۹۰۵ء میں ہوئی اس طرح اماں جی نے قریباً باسٹھ سال کا طویل عرصہ بیوگی میں گذارا ۔ دادا جان کی وفات ایسے وقت میں ہوئی جب اماں جی کے چار بچے (تین لڑکے اور ایک لڑکی) کمسن تھے آپ کی اپنی عمر اس وقت قریباً پچیس سال کی ہو گی ۔ یہ وقت بڑا سخت وقت تھا ۔ مگر صبر و استقلال اور ایثار کی اس پیکر نے مثالی ہمت کے ساتھ یہ زمانہ گذارا ۔ ہمارے آبائی قصبہ ویرووال میں کیا ہندو اور کیا مسلمان سبھی اماں جی کے کردار اور آپ کی عفت و پاکیزگی کے معترف تھے ۔ اپنے بچوں کی عمدہ تربیت کی ۔ اور باوجود گاؤں کے ماحول کے انہیں اعلیٰ تعلیم دلوائی ۔ چنانچہ ہمارے چچا عبدالواحد خان صاحب اپنے علاقہ بلکہ ضلع بھر میں غالباً پہلے شخص تھے ۔ جنہوں نے ایم ۔ ایس سی کی ڈگری حاصل کی اور اعلیٰ علمی اور تحقیقی ذوق پیدا کیا ۔ شعبہ زراعت پنجاب میں ان کے تحقیقی مقالہ جات کو قبول عام کی سند حاصل ہے ابا جان کو تعلیم کے لئے پہلے امرتسر اور پھر قادیان بھجوا دیا ۔ جہاں انہیں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ سے شرف تلمذ حاصل ہوا ۔

حضرت مسیح موعودؑ کی طرف سے بشارت

دادا جان کی وفات ان کے لئے اور ان کے کمسن بچوں کے لئے ایک قیامت تھی ۔ غم کا ایک پہاڑ ٹوٹ پڑا تھا جسے اماں جی نے ارشاد خداوندی اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون کی تعمیل میں دعا اور رجوع الی اللہ کی مدد سے برداشت کیا ۔ اور نہ صرف خود باری تعالےٰ سے استقامت چاہی بلکہ خدا کے مامور کو بھی دعا کے لئے درخواست کی ۔ یہ واقعہ بھی عجیب ہے ۔ جس ماحول میں اماں جان کا بچپن گذرا وہ مختصراً اوپر بیان کر آیا ہوں اس حیاء و عفت میں پروان چڑھی معصوم خاتون جسے قدرت نے ایک نوجوان بیوہ بنا کر چار کمسن بچوں کی نگہداشت سونپ دی تھی جس نے کبھی گھر سے باہر قدم نہ رکھا تھا اور بیوگی ۔ ایسے گھرانہ میں زندگی بسر کر رہی تھیں جہاں خاتون کا کسی غیر محرم کو (خواہ وہ دعا کا ہی معاملہ کیوں نہ ہو اور پھر ہمارے خاندان میں سب لوگ غیر احمدی تھے) خط لکھنا زبان طعن کھلوانے کے مترادف تھا ۔ مگر اماں جی نے پروا نہ کی ۔ گاؤں کی "ملانی" (ملاں کی بیوی) کو بلایا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں دعا کے لئے درخواست بھجوائی ساتھ اپنے کانوں کا زیور (ڈنڈیاں) بطور نذرانہ حضور کی خدمت میں بھجوائیں ۔ اور خط لکھنے والی سے تاکید کی کہ کسی سے ذکر نہ کرنا ۔ اس واقعہ سے دوسرے یا تیسرے روز ہمارے دادا کے بڑے بھائی کی بیگم اماں جی کے پاس آئیں (وہ بھی احمدی ہوتی تھیں) کہنے لگیں کہ میں نے رات عجیب خواب دیکھا ہے ۔ آپ کے دریافت کرنے پر بتایا کہ انہوں نے ہمارے دادا کو دیکھا کہ مکان کے چوبارہ پر آئے ہیں اور مٹھائی بانٹ رہے ہیں ۔ بھاوج نے پوچھا ابراہیم خاں تم بیمار تھے ۔ تم اب کیسے ہو ؟ کہنے لگے کہ میں بیمار تو واقعی تھا مگر جب سے مرزا صاحب نے میرے لئے دعا کی ہے مجھے آرام ہے ۔ چند روز بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے گرامی نامہ موصول ہوا کہ ہم نے ابراہیم خانصاحب اور ان کی اولاد کے لئے دعا کی ہے اور ہمیں یقین ہے کہ اللہ تعالےٰ آپ سب پر اپنا فضل نازل فرمائے گا ۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا کا معجزہ ہے کہ اماں جی کو اپنی طویل زندگی میں پھر کوئی غم نہ دیکھنا پڑا ۔ میری والدہ کی وفات کا صدمہ ضرور اٹھانا پڑا مگر بقول حضرت مسیح موعود علیہ السلام

غموں کا ایک دن اور چار شادی

اگرچہ میری والدہ کی وفات کے وقت ہم چاروں بہن بھائی چھوٹے تھے ۔ اور میری ہمشیرہ محمودہ تو صرف بیس روز کی تھی مگر ہم چاروں کو اللہ تعالےٰ نے پروان چڑھایا اور اماں جی نے اپنے سامنے ہمیں جوان ہوتے اور پھر صاحب اولاد ہوتے دیکھا بلکہ اولاد کی اولاد کو دیکھا گویا اپنی چوتھی نسل بھی آپ کو نصیب ہوئی ۔

ہم چاروں بہن بھائیوں کو آپ ہی نے پالا تھا ۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مرکز قادیان سے اماں جی کو خاص لگاؤ تھا چنانچہ اپنی بیوگی کے ابتدائی زمانہ میں ابا جان کو تعلیم کے لئے قادیان بھجوایا ۔ پھر میری چھوٹی بہن محمودہ بیگم کو لیکر خود قادیان چلی آئیں اور اپنی زمینوں اور باغات اور آبائی مکانات کی سہولتیں ترک کرکے قادیان کے پاکیزہ دینی ماحول کو ترجیح دی ۔ حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا سے خاص محبت تھی اکثر آپ کی خدمت میں حاضر ہوتیں ۔ سیدہ مرحومہ بھی بہت شفقت و محبت فرماتیں ۔ دوران قیام قادیان بعض اور نہایت نیک خواتین سے بھی آپ کا تعلق محبت رہا ۔ جن میں سے والدہ محترمہ ڈاکٹر شاہنواز صاحب اور والدہ محترمہ لفٹننٹ کمانڈر قاضی منظور الحق صاحب خاص طور پر قابل ذکر ہیں ۔ یہ ہر دو خواتین نیکی اور طہارت کی عمدہ مثالیں تھیں اور اللہ تعالےٰ نے انہیں کشف اور رویا سے حصہ وافر عطا کیا تھا ۔ یہ سب روحیں ایک ہی خمیر سے اٹھائی گئی تھیں ۔ ان کا وجود احمدیت کے روحانی فیوض و انوار کا ایک خوبصورت مرقع تھا ۔ اللہ تعالےٰ ان سب پر اپنے فضلوں کی بارش برسائے ۔ ان کے درجات بلند کرے اور ان کی نسلوں کو ان کے اجر اور دعاؤں سے ہمیشہ حصہ بخشتا رہے ۔ آمین یا رب العالمین ۔

(باقی)

درخواست دعا

میری بڑی ہمشیرہ امتہ الوہاب صاحبہ پچھلے دنوں سول ہسپتال سرگودہا علاج کے لئے داخل ہوئی تھیں ۔ اب خدا تعالےٰ کے فضل سے طبیعت قدرے اچھی ہے اور گھر واپس آگئی ہیں لیکن طبیعت تا حال بہت کمزور ہے احباب جماعت سے کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے ۔ (عبدالشکور اسلم ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ربوہ)

منظوری انتخاب صدر و نائب صدر مجلس موصیان جماعتہائے احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل جماعتوں کے صدر اور نائب صدر مجلس موصیان کی منظوری عطا فرمائی ہے۔ احباب یہ امر نوٹ فرمالیں کہ صدر موصیان سیکرٹری وصایا بھی ہوگا۔ لہٰذا مندرجہ ذیل جماعتوں میں اگر قبل ازیں سیکرٹریان وصایا کی منظوری ہوچکی ہے تو انہیں چاہیئے کہ وہ سیکرٹری وصایا کا چارج بھی صدر موصیان کو دیدیں۔

نام جماعت	نام صدر مع وصیت نمبر	نام نائب صدر مع وصیت نمبر
بلیانوالہ ضلع سیالکوٹ	چوہدری محمد شریف صاحب ۱۲۳۸۳	✗
خانیوال ضلع ملتان	مرزا احمد دین صاحب ۱۲۴۵۶	✗
چک ۱۱۶ ج ب ضلع سرگودھا	سید منور شاہ صاحب ۴۹۳۷	✗
،، ۹۶ ،، لائلپور	مولوی علی محمد صاحب منگلی ۱۲۵۳۴	✗
،، ۲۰ ر ب بیدیانوالہ ضلع لائلپور	چوہدری کریم داد صاحب ۱۲۱۰۵	✗
ہنول شہر	چوہدری کریم بخش صاحب ۱۳۶۷۰	✗
چک ۲۹ ج ب ضلع سرگودھا	چوہدری عنایت اللہ صاحب ۸۹۸۲	
ظفروال ضلع سیالکوٹ	چوہدری برکت علی صاحب ۸۷۱۵	ہاشم بی بی صاحبہ ۷۸۴۷
رحیم یار خاں	خادم حسین صاحب ۱۶۶۶۵	✗
بستی اللہ بخش ضلع رحیم یار خاں	چوہدری محمد شریف صاحب ۱۲۴۱۶	حمیدہ بیگم صاحبہ ۱۲۸۴۵
چک ۳۰۳ ج ب ضلع لائلپور	چوہدری محمد ابراہیم صاحب ۱۱۶۵۰	✗
،، ۳۱۲ ج ب کتھووالی ضلع لائلپور	✗	رسول بی بی صاحبہ ۷۹۴۱
گولیکی ضلع گجرات	چوہدری علی محمد صاحب ۳۲۷۸	حمیدہ بیگم صاحبہ ۳۴۷۹
کرتو ضلع شیخوپورہ	مستری اللہ دتہ صاحب ۷۸۱۱	بشیراں بی بی صاحبہ ۱۱۵۰۴
دارالصدر شرقی ربوہ	صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب ۸۳۰۱	
باب الابواب ،،	کیپٹن عبداللہ خاں صاحب ۶۰۵۴	
مری ضلع راولپنڈی	مرزا محمد کریم صاحب ۱۷۸۱۶	
لیہ ضلع مظفرگڑھ	شیخ انوار احمد صاحب ۱۸۱۱۶	
چک ۹۳ ٹی ڈی اے ،،	چوہدری محمد سلیمان صاحب ۱۶۶۹۵	
،، ۲۲۶ ٹی ڈی اے ،،	میاں غلام نبی صاحب ۱۶۷۹۲	
گوٹھ شاہ دین ضلع نوابشاہ	چوہدری شمس الدین صاحب ۱۳۹۸۳	
کنڈیارو ضلع نوابشاہ	محمد پریل صاحب ۲۷۲۵	
قیام پور ،، گوجرانوالہ	غلام نبی صاحب ۷۰۴۹	
نوبکے ،، ،،	ماسٹر نصر اللہ خاں صاحب ۶۴۰۰	
میانوالی فانانوالی ضلع سیالکوٹ	حاجی خدا بخش صاحب ۱۹۶۹	
چک ۱۶ ج ب دھروڑ لائلپور		خدیجہ بیگم صاحبہ ۱۶۲۴۱
نصرت آباد اسٹیٹ		صاحبزادی امۃ الحکیم بیگم صاحبہ ۵۶۷۰
محلہ دارالنصر شرقی ربوہ		عائشہ بی بی صاحبہ ۳۹۴۴

(ناظر اعلیٰ)

انصار اللہ توجہ فرماویں

قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام منعقد ہونے والے امتحانات میں سہ ماہی اوّل کا نصاب "چشمہ مسیحی" مقرر تھا مجالس کی طرف سے اس امتحان کے جوابی پرچے مرکز میں پہنچ چکے ہیں۔ مگر بعض مجالس کتاب "چشمہ مسیحی" کے نہ ملنے کی وجہ سے امتحان سے محروم رہی ہیں۔ ایسی مجالس کی اطلاع کے لئے یہ اعلان ہے کہ کتاب "چشمہ مسیحی" الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ نے دوبارہ شائع کرادی ہے مجالس کو چاہیئے کہ وہ فوری طور پر کتاب منگوا کر امتحان کی تیاری کروائیں اور ۳۰ جون تک جوابی پرچے مرکز میں بھجوادیں۔ نیز انشاء اللہ ۱۵ جون کو ماہنامہ انصار اللہ میں شائع ہوگا۔ سہ ماہی دوم کا امتحان اپنے وقت پر ۱۶/۱۷ جون کو منعقد ہوگا۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ضروری اعلان

ہمارے پاس رعایتی قیمت پر دینے کے لئے مندرجہ ذیل لٹریچر موجود ہے۔ جماعتوں کو جس کتاب کی ضرورت ہو طلب فرمالیں۔ محصول ڈاک اس رعایتی قیمت کے علاوہ ہوگا۔

۱۔ غلبہ حق ۔ ۲-۲۵

۲۔ شان مسیح موعود ۔ ۰-۵۰

۳۔ حافظ کمیرپوری کے وساوس کا ازالہ ۔ ۰-۵۰

۴۔ مجموعہ تقاریر جلسہ سالانہ ۱۹۶۱ء ۔ ۱-۵۰

۵۔ ،، ،، ۱۹۶۲ء ۔ ۲-۰۰

۶۔ احمدیہ تحریک پر تبصرہ ۔ ۱-۵۰

۷۔ نبوت و خلافت کے متعلق اہل پیغام اور جماعت احمدیہ کا موقف ۔ ۰-۵۰

۸۔ بشارات ربانیہ ۔ ۰-۱۲

۹۔ چار تقریریں متعلقہ سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ۔ ۲-۰۰

(ناظر اصلاح و ارشاد)

نائب معتمد کی ضرورت

دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں نائب معتمد کی اسامی پُر کرنے کے لئے ایک بی اے پاس یا مولوی فاضل پاس کی ضرورت ہے۔

اس اسامی کا گریڈ (130-6-160/EB-8-260/EB-10-260 5-5-115) خواہشمند احباب اپنی درخواستیں مع حلقہ کوائف اپنے حلقہ کے صدر کی تصدیق کے ہمراہ مورخہ ۲۷ مئی تک دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں بھجوا دیں۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

مجالس خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں

سال رواں کی پہلی ششماہی کا جائزہ (مال) ارسال کر دیا گیا ہے۔ قائدین حضرات سے درخواست ہے کہ اس کی روشنی میں بقایا جات کی رقوم خدام سے وصول کر کے جلد سے جلد اپنے بجٹ پورا کرنے کی سعی فرمادیں۔ نیز کوشش کریں کہ چندہ کی رقم بیس تاریخ تک مرکز کو ارسال کر دی جائے۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ہفتہ وصولی یکم جون ۶۷ء تا ۷ جون ۱۹۶۷ء

مجالس کی خدمت میں آمد کا ششماہی جائزہ ارسال کیا جا چکا ہے۔ اس جائزہ سے پتہ چلتا ہے کہ گزشتہ چھ ماہ میں متعدد مجالس اپنے چندہ مجلس۔ اجتماع و تعمیر کی بقایا دار ہیں۔ قائدین حضرات سے درخواست ہے کہ لائحہ عمل کے مطابق یکم جون ۶۷ء تا ۷ جون ۶۷ء ہفتہ وصولی منائیں۔ اور اپنی کارگزاری کی رپورٹ مرکز میں بھجوائیں۔

(مہتمم مال ۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تصحیح بابت انتخاب صدر موصیان

منظوری انتخاب صدر و نائب صدر موصیان کا جو اعلان اخبار الفضل مورخہ ۲۴/۵/۶۷ میں شائع ہوا ہے۔ اس میں جماعت احمدیہ جبال پور کی جگہ غلطی سے جماعت احمدیہ دریاخان مری لکھا گیا ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

درخواست ہائے دعا

۱۔ بندہ کے خلاف رِٹ کسی نے ہائی کورٹ میں کی ہوئی ہے درویشان قادیان اور بزرگان دین کے آگے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بندہ کو کامیابی عطا فرمائے۔ (مرزا محمد سرور قائد مجلس خدام الاحمدیہ)

۲۔ خاکسار کے بھائی کے لڑکے کی بیوی سخت بیمار ہے۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسکو بیماری سے نجات دیوے اور کامل صحت عطا کرے۔ (میاں غلام محمد جیکب آباد)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

لاہور ـ مظفرآباد ۱۸ ـ مئی ـ تاخیر سے موصول ہونے والی اطلاعات کے مطابق یوم شیخ عبداللہ کے موقع پر سری نگر اور مقبوضہ کشمیر کے دوسرے اہم شہروں میں زبردست ہڑتال ہوئی ـ اور کئی کئی میل لمبے احتجاجی جلوس نکالے گئے ـ تمام ریاست میں مسلمانوں نے کاروبار بند رکھا ـ اور احتجاجی اجتماعات میں کشمیر کی آزادی اور شیر کشمیر کی رہائی کا مطالبہ کیا گیا ـ سری نگر اور وادی کے کئی دوسرے شہروں میں عوام اور پولیس میں خونریز جھڑپیں ہوئیں ـ ان ہنگاموں میں بہت سے افراد زخمی ہوئے اور کئی حریت پسند گرفتار کر لئے گئے ـ سری نگر کے مظاہرہ میں ۵۰ ہزار افراد نے حصہ لیا ـ

مقبوضہ کشمیر کے اخبارات نے لکھا ہے کہ یوم شیخ عبداللہ کے موقع پر محاذ رائے شماری طلباء کی لیگ ـ اور دوسری سیاسی جماعتوں نے مشترکہ طور پر احتجاجی جلسوں اور مظاہروں کا انتظام کیا تھا ـ ان جماعتوں نے تحریری بیانات جاری کئے ہیں جن میں شیر کشمیر اور دوسرے سیاسی قیدیوں کی فوری رہائی کا مطالبہ کیا گیا ـ بھارتی وزیر اعظم اور وزیر داخلہ کو اس سلسلے میں تار بھیجے گئے اور شیر کشمیر کی بلاوجہ مسلسل نظربندی کی شدید مذمت کی گئی ہے

● ـ راولپنڈی ۱۸ مئی ـ صدر ایوب خان نے کہا ہے کہ عوام اور کاشتکاروں کی خاطر ڈیلا ڈیبی اور اہم چیزوں کی تجارت حکومت کی قائم کردہ کارپوریشنوں کے ذریعے ہونی چاہیئے اس سے دلالوں کو ملنے والے بھاری منافع کی بچت ہوگی ـ سرکاری آمدنی میں اضافہ ہوگا ـ اور حکومت کو زیادہ ٹیکس نہیں لگانے پڑیں گے انہوں نے کہا کہ سوشلسٹ ملکوں سے بڑھتی ہوئی تجارت کے پیش نظر ہمیں کارپوریشنوں کے ذریعے تجارت کی طرف رجوع کرنا پڑے گا ـ

صدر ایوب کل یہاں کابینہ کے اجلاس سے خطاب کر رہے تھے ـ صدارتی کابینہ کا اجلاس تین گھنٹے جاری رہا اس میں کئی اہم فیصلے کئے گئے ـ کابینہ نے سعودی عرب اور کینیا سے فضائی معاہدے کرنے کی منظوری دی اور فیصلہ کیا کہ چیکوسلواکیہ ـ پولینڈ ـ یوگنڈا اور تنزانیہ سے فضائی معاہدوں کے سلسلہ میں مذاکرات شروع کئے جائیں ـ

● ـ ٹوکیو ۱۸ مئی ـ وزیر خارجہ سید شریف الدین پیرزادہ نے جاپان کے وزیر خارجہ مسٹر میکی کو بتایا ہے کہ تنازعہ کشمیر کا تصفیہ کئے بغیر برصغیر میں امن قائم نہیں ہو سکتا انہوں نے کہا بھارت اور پاکستان کے لئے اقتصادی ترقی بڑی اہمیت رکھتی ہے ـ لیکن یہ اسی صورت میں ممکن ہے جب دونوں ملکوں میں مستقل امن قائم ہو جائے ـ اور متنازعہ معاملات طے کر لئے جائیں ـ دونوں وزرائے خارجہ نے ڈیڑھ گھنٹہ تک بات چیت کی اور باہمی دلچسپی کے امور کے بارے میں کھل کر تبادلہ خیال کیا ـ

● ـ لندن ۱۸ مئی ـ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھان نے اپنا دورہ برطانیہ منسوخ کر دیا ہے ـ پروگرام کے مطابق برطانوی وزیر اعظم مسٹر ولسن سے بات چیت کے لئے وہ جمعہ کو لندن پہنچنے والے تھے معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے مشرق وسطیٰ کی نازک صورت حال کے پیش نظر اپنا دورہ منسوخ کر دیا ہے ـ

● ـ راولپنڈی ۱۸ مئی ـ قومی اسمبلی کا بجٹ اجلاس یہاں جمعہ سے شروع ہوگا ایجنڈے میں بجٹ کی منظوری کے علاوہ قانون سازی کا بہت سا کام شامل ہے اجلاس کے سلسلہ میں مرکزی پارلیمانی سیکرٹری بھی یہاں پہنچ گئے ہیں جس سے عبوری دارالحکومت میں سرگرمیاں بہت بڑھ گئی ہیں ـ قومی اسمبلی کے ارکان کافی تعداد میں پہنچ چکے ہیں ـ اور باقی ارکان دو ایک روز میں پہنچ جائیں گے ـ

● ـ لاہور ۱۸ مئی ـ گورنر موسیٰ کی صدارت میں کل صبح صوبائی کابینہ کا ایک اجلاس ہوا جس میں اگلے سال کے ترقیاتی پروگرام اور ٹیکسوں کی تجاویز پر غور کیا گیا اور انہیں آخری شکل دے دی گئی ـ صوبائی وزیر خزانہ مسٹر احمد سعید کرمانی ۱۴ ؍جون کو اس ترقیاتی پروگرام اور ٹیکسوں کی تجاویز کو مغربی پاکستان اسمبلی میں ۶۷ـ۱۹۶۶ء کے بجٹ کی شکل میں پیش کریں گے ـ

کابینہ کا کل ہی ایک اجلاس ہوا جس میں نئے مالی سال کے ریلوے بجٹ کی منظوری دی گئی جو یکم جولائی سے شروع ہو رہا ہے

● ـ جیکسن ولے ـ ۱۸ مئی ـ تین ججوں پر مشتمل وفاقی عدالت نے باکسنگ کے عالمی چیمپئن محمد علی کی یہ درخواست مسترد کر دی ہے کہ انہوں نے فوجی بھرتی کے بورڈ کے خلاف جو مقدمہ دائر کر رکھا ہے ـ جب تک اس کی سماعت مکمل نہیں ہو جاتی ـ ان کے خلاف ـ فوج میں بھرتی ہونے سے انکار کرنے پر قائم ہونے والے مقدمے کی سماعت ملتوی کر دی جائے ـ

محمد علی کے خلاف فوج میں بھرتی ہونے سے انکار کرنے کے سلسلہ میں مقدمہ کی سماعت ۵ ؍جون کو ہوگی ـ تاہم ہوسٹن کے جج نے اتوار کی درخواست کے حق میں دلائل سننے پر آمادگی ظاہر کر دی ہے محمد علی نے اپنی درخواست میں استدعا کی ہے کہ فوجی بھرتی کے افسر نے ان کے خلاف نسلی امتیاز کا مظاہرہ کیا ہے اور وہ اپنا بیشتر وقت تبلیغ اسلام پر صرف کرتے ہیں ـ

● عدن ۱۹ مئی ـ جنوبی عرب کی وفاقی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ پاکستان عنقریب وفاقی علاقے میں ایک قونصل خانہ قائم کرے گا تاکہ جنوبی عرب میں مقیم چار سو سے زائد پاکستانیوں کے مفادات کی حفاظت کی جا سکے ـ اس وقت عدن میں پاکستان کی نمائندگی نیروبی میں مقیم ہائی کمشنر کر رہے ہیں

● ـ ٹوکیو ۱۸ مئی ـ پاکستان کے وزیر خارجہ سید شریف الدین پیرزادہ نے جاپان سے درخواست کی ہے کہ وہ امدادی کلب میں پاکستان کو امداد دینے کی حمایت کرے ـ امدادی کلب کا اجلاس اس ماہ لندن میں ہو رہا ہے اور جاپان اس کا رکن ہے ـ

● ـ واشنگٹن ۱۸ مئی ـ امریکی وزارت خارجہ نے گزشتہ روز اس خبر پر کسی قسم کا تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا کہ امریکہ کی بنائی ہوئی ۲۰ ہزار سے زائد نئی خودکار رائفلیں "ایم ۱۶" سنگاپور کے بجائے جمہوریہ چین پہنچ گئی ہیں ـ

یاد رہے کہ ۵ ؍اپریل کو سینیٹر مارگریٹ چیز نے انکشاف کیا تھا کہ امریکہ نے سنگاپور کو جو امریکی رائفلیں فروخت کی تھیں وہ وہاں سے جمہوریہ چین پہنچا دی گئی ہیں امریکی وزارت خارجہ کے ترجمان سے جب اس خبر پر تبصرہ کرنے کے لئے اصرار کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ انہیں اس قسم کی کوئی خبر نہیں ملی ـ یاد رہے کہ "ایم ۱۶" رائفلیں امریکہ نے حال ہی میں تیار کی ہیں جنہیں ویٹ نام میں استعمال کیا جا رہا ہے ـ یہ رائفل ایک منٹ میں کئی ہزار راؤنڈ فائر کرتی ہے ـ

● ـ ماسکو ۱۸ مئی ـ روسی وزیر خارجہ نے پیکنگ سے "پراودا" کے نامہ نگار کو نکل جانے کے حکم کے خلاف چین سے سخت احتجاج کیا ہے انہوں نے اس حکم کے نتائج کی ذمہ داری چین پر ڈالی ہے

یاد رہے کہ چند روز پیشتر پیکنگ میں روس کے سرکاری اخبار "پراودا" کے نامہ نگار پیپن چک کو ناپسندیدہ شخص قرار دے کر انہیں چین سے نکال دیا گیا تھا ـ

● ـ نئی دہلی ۱۸ مئی ـ بھارتی حکومت نے اکالی رہنما ماسٹر تارا سنگھ گروپ کے کچھ ارکان کو غداری کے الزام میں گرفتار کر لیا ہے اور دہلی میں ان سے پوچھ گچھ کی جا رہی ہے ـ حال ہی میں انہوں نے ایک بیان جاری کیا تھا جس میں انہوں نے بھارتی حکومت کے اس دعوے کی تردید کی تھی کہ جو سکھ پچھلے سال بھارت سے پاکستان آئے تھے ان سے بہتر سلوک نہیں کیا گیا ـ

امانت تحریک جدید کی اہمیت

کے متعلق

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :ـ

" یہ چیز چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتی اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم پس انداز کر سکو گے اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں وضع کیا جا سکتا ہے ـ یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی ـ

غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں ان سب میں امانت فنڈ کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں ـ اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں کہ وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں "

ہمیں امید ہے کہ جملہ احباب کرام حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کی تعمیل میں تحریک جدید کی اہمیت کے پیش نظر اپنی رقوم جلد از جلد امانت فنڈ تحریک جدید میں جمع فرمائیں گے ـ

(افسر امانت تحریک جدید ربوہ)

مومنوں کو خود بھی متوکل بننا چاہیئے اور اپنی اولادوں کو بھی متوکل بنانا چاہیئے

متوکل بننے کے لئے ضروری ہے کہ محنت میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھو اور پھر نتیجہ کو خدا پر چھوڑ دو،

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ متوکل بننے کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

" مومنوں کو متوکل بننا چاہیئے خصوصاً اولاد کو متوکل بنانا چاہیئے مگر افسوس ہے کہ ہماری جماعت کے بہت سے لوگ اس بات کو نہیں سمجھتے۔ بیسیوں مرد عورتیں اور بچے نکمے رہتے ہیں۔ میں سالہا سال سے دیکھ رہا ہوں کہ بعض لوگوں کے لڑکے نہ پڑھتے ہیں اور نہ ہی کوئی اور کام کرتے ہیں۔ ماں باپ سمجھتے ہیں خدا تعالےٰ کھانے کو دے رہا ہے انہیں کھانے دو۔ لیکن اتنا نہیں سوچتے کیا خدا تعالےٰ نے یہ اس قدر وسیع نظام اور یہ تمام کائنات کھانا کھانے کے لئے ہی پیدا کی ہے۔ اس بوجھ کو تو کوئی بادشاہ بھی برداشت نہیں کر سکتا کہ اس کا بیٹا نکما رہے اور وہ خدا تعالےٰ کے سامنے یہ جواب دے کہ تو نے کھانے کو بہت دے رکھا تھا اس لئے میں نے اپنی اولاد کو کسی کام پر لگانا مناسب نہیں سمجھا۔ قرآن کریم میں الموؤدۃ سئلت آیا ہے اور وہ اولاد جسے کسی کام کا نہیں بنایا جاتا وہ بھی اسی ذیل میں آتی ہے کھانے کے لحاظ سے تو گدھا یا بیل انسان سے بہت زیادہ کھالیتا ہے۔ مگر ان کے لئے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نہیں بھیجا گیا۔ ان کے لئے قرآن کریم نہیں اتارا گیا کیونکہ وہ دماغی طاقت جس پر انسان کی قسمت کا انحصار ہے ان میں نہیں۔ پس جو شخص اپنی اولاد کو کسی کام کا نہیں بناتا وہ ان کے جسم کو تو تکلیف سے بچاتا ہے مگر روح کو تباہ کر دیتا ہے اولاد کی جڑیں کاٹ دیتا ہے۔ وہ خدا تعالےٰ کے سامنے انہی لوگوں کے ساتھ کھڑا ہوگا جن پر الموؤدۃ کا الزام ہوگا۔

بے ہودہ وقت ضائع کرنا روحانیت کو مارنے والی چیز ہے اور جو انسان اپنی اولاد کو اس طرح تباہ کرتا ہے وہ خدا تعالےٰ کی قدرتوں کو ضائع کرنے والا ہے اور یقیناً خدا تعالےٰ کا دشمن ہے۔ متوکل خدا تعالےٰ کا محبوب ہوتا ہے مگر ایسا نکما آدمی دنیا میں ایک تو بتاؤ جو خدا کا محبوب بن گیا ہو۔ بلکہ اب انسان تو محبوب بھی نہیں بن سکتا کیونکہ خدا تعالےٰ سے محبت بھی اسے ہی نصیب ہو سکتی ہے جو وقت کی قدر جانتا ہو۔ اگر ایک آدمی خود بھی سست رہے اور اولاد کو بھی سست اور نکما رکھے تو وہ متوکل نہیں بلکہ توکل کا سخت مخالف اور توکل کی جڑ کاٹنے والا ہے۔ ہمارے دوست جب وعدہ کر چکے ہیں کہ وہ دنیا میں ایک نئی جماعت بن کر رہیں گے اور دنیا میں ایک پاک تبدیلی اور انقلاب پیدا کریں گے۔ تو انہیں چاہیئے ایسا تعبد کی روح اپنے اندر پیدا کریں دوسروں سے زیادہ محنت کریں اور پھر نتیجہ کے لئے گھبرائیں نہیں بلکہ اسے خدا تعالےٰ پر چھوڑ دیں ....

پس محنت کرنی چاہیئے اور نتیجہ خدا پر چھوڑ دینا چاہیئے ہاں اگر کسی سے خود کوئی سلوک کیا ہو تو پھر اس سے بدلہ لینے میں حرج نہیں۔ لیکن جس سے کوئی تعلق نہ ہو باہمی لین دین نہ ہو اسے خواہ مخواہ تکلیف دینا فضول ہے۔ مومن کو متوکل ہونا چاہیئے اعمال میں سستی نہیں کرنی چاہیئے۔ اور دوسرے کا دست نگر نہیں بننا چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ سے ہی دعا کرنی چاہیئے کہ وہ اپنے فضل سے سامان پیدا کر دے "

(الفضل ۱۷ جون ۱۹۶۴ء صفحہ ۳ ، ۴)

جناب ایم ایم احمد ٹوکیو پہنچ گئے

ٹوکیو ۱۹ مئی۔ منصوبہ بندی کمیشن کے وائس چیئرمین مسٹر ایم ایم احمد ٹوکیو پہنچ گئے ہیں تاکہ جاپان کے ارباب حل و عقد سے کنسورشیم کے ہونے والے اجلاس کے متعلق بات چیت کر سکیں۔ یہ اجلاس ۳۱ مئی کو لندن میں شروع ہوگا۔

ہانگ کانگ ۱۹ مئی۔ ہنوئی ریڈیو نے سرکاری اعلان کے حوالے سے دعویٰ کیا ہے کہ شمالی ویٹ نام کے گزشتہ تین ہفتوں میں امریکہ کے ایک سو طیارے گرائے ہیں۔

عرب ممالک کی فوجوں نے اسرائیل کو چاروں طرف سے گھیرے میں لے لیا

امریکہ کے چھٹے بحری بیڑہ کو فوری کارروائی کا حکم دے دیا گیا :

قاہرہ ۱۹ مئی۔ مشرق وسطیٰ میں صورت حال انتہائی کشیدہ ہو گئی ہے۔ اقوام متحدہ کی امن فوج نے عرب جمہوریہ کی درخواست پر سرحدی چوکیوں کو خالی کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اپنی حفاظت کے پیش نظر یہ فوج غازہ کے علاقہ میں منتقل ہو جائے گی۔ دریں اثنا عرب ممالک کی فوجیں اسرائیل کو چاروں طرف سے گھیرے میں لے چکی ہیں اور کسی وقت بھی جنگ شروع ہو سکتی ہے۔ صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے امریکی بحریہ کے چھٹے بیڑے کو فوری کارروائی کا حکم دے دیا گیا ہے۔

ادھر بغداد میں اعلان کیا گیا ہے کہ اسرائیل کے خلاف جنگ میں حصہ لینے کے لئے عراق کی بری اور فضائی فوج بالکل تیار کھڑی ہے۔

قبل ازیں قاہرہ کے نیم سرکاری روزنامہ "الاہرام" نے اطلاع دی ہے کہ اقوام متحدہ کی امن فوج نے سرحدی چوکیاں خالی کر دی ہیں۔ اور وہ غزہ کے علاقہ میں چلی گئی ہے۔ نیویارک میں اقوام متحدہ کے حلقوں نے اس خبر کو درست قرار نہیں دیا۔ ادھر شام اور کویت نے بھی اعلان کر دیا ہے کہ جنگ کی صورت میں وہ دوسرے عرب ممالک کے ساتھ اسرائیل کے خلاف لڑیں گے

کل اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل او تھان نے ان سات ملکوں کے نمائندوں سے اسرائیل کی سرحد پر متعین اقوام متحدہ کی فوج واپس بلانے کے مطالبہ پر تبادلہ خیال کیا۔ ان ملکوں کے فوجی دستے اقوام متحدہ کی امن فوج میں شامل ہیں امن فوج برازیل، کینیڈا، ڈنمارک، بھارت ناروے سویڈن اور یوگوسلاویہ کے فوجی دستوں پر مشتمل ہے یہ فوج قائم کرنے کا فیصلہ ۱۹۵۶ء کے دوران مصر پر فرانس اور برطانیہ اور اسرائیل کے حملہ کے بعد اقوام متحدہ کے ایک ہنگامی اجلاس میں کیا گیا تھا۔

اس سے قبل او تھان نے ایک بیان میں کہا کہ اگر عرب جمہوریہ نے اقوام متحدہ کی امن فوج کی صحرائے سینا میں موجودگی کو پسند نہ کیا تو چار ہزار سپاہیوں پر مشتمل یہ فوج وہاں نہیں ٹھہر سکتی۔ انہوں نے مشرق وسطیٰ کی تازہ ترین صورتحال پر گہری تشویش ظاہر کی۔

سلسلہ کے ایک فدائی نوجوان کی افسوسناک وفات!

نہایت افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ عزیزم مکرم عبدالماجد صاحب پسر مکرم ملک عبدالقدیر صاحب ۱۴ مئی کی رات کو سڑک کے حادثہ میں جاں بحق ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ عبدالماجد صاحب لاہور میں ہیلی کالج میں بی کام کی آخری کلاس میں تعلیم پا رہے تھے۔ اور اپنے بڑے بھائی مکرم ملک عبدالحلیم صاحب اکونٹنٹ انڈس ڈیلیبر کمپنی کے پاس رہائش پذیر تھے۔

ملک عبدالحلیم صاحب اپنے مرحوم بھائی کے جسد کو بذریعہ ایمبولینس ۱۵ مئی کو صبح ۹ بجے لائل پور لائے اور ۳ ½ بجے بعد دوپہر احباب جماعت نے غمگین قلوب اور نمناک آنکھوں کے ساتھ مقامی قبرستان میں مرحوم کی نعش کو دفن کیا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ آج سے چھ سال قبل عبدالماجد صاحب کے منجھلے بھائی ملک عبدالسمیع صاحب سرائے صالح کے ریلوے کے حادثہ میں جاں بحق ہوئے تھے۔ عبدالماجد صاحب کی قبر اپنے پیش رو بھائی کی قبر کے پاس ہی بنائی گئی ہے۔

عزیز مرحوم اخلاق فاضلہ اور اوصاف حمیدہ کے مالک تھے سلسلہ کے کاموں میں شوق اور محبت سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ ۲ ½ سال تک مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لائل پور کے معتمد ضلع کے طور پر بہت محنت اور مستعدی سے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ اب لاہور میں احمدیہ انٹر کالجیئیٹ ایسوسی ایشن کے عہدیدار تھے۔ ملنسار ہنس مکھ، علم دوست اور تقویٰ کی راہوں پر گامزن رہنے والے تھے۔

احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ التماس ہے کہ وہ عزیز مرحوم کے درجات کی بلندی اور دعائے مغفرت کے لئے نماز جنازہ غائب ادا کر کے ممنون فرمائیں۔ نیز ان کے پسماندگان خصوصاً ان کے نحیف و بیمار صدمہ خوردہ والد کے صبر جمیل کے لئے دعا فرمائیں۔

(رانا منظور احمد جنرل سیکرٹری جماعت لائل پور)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴